م۔ا۔ف

# تعارف وتبصرہ کتب

کتاب: واردات ومشاہدات: مصنف: مولانا حافظ عبدالرشید ارشد صاحب

ضخامت: ۸۰۰ صفحات ناشر: مکتبہ رشیدیہ لاہور۔ قیمت: ۳۰۰ روپے

.................................

علمی، قلمی اور صحافتی دنیا میں مولانا حافظ عبدالرشید ارشد صاحب کا اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وہ کئی ضخیم علمی، تحقیقی تاریخی اور ادبی کتابوں کے مولف ہونے کے ساتھ ساتھ ماہنامہ الرشید کے مدیر اور اس کے کئی ضخیم نمبرات کے مرتب بھی ہیں۔ اور تن تنہا ایسے کارہائے نمایاں کتابوں کی اشاعت میں انجام دیئے جن کے لئے مستقل اکیڈیمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

زیر تبصرہ ضخیم کتاب بھی اس سلسلہ کی ایک مضبوط اور مربوط کڑی ہے عرض مولف کے زیر عنوان سے آپ لکھتے ہیں کہ راقم کو بچپن ہی سے پڑھنے اور پھر لکھنے کی عادت پیدا ہوئی۔ گو پختگی آج تک پیدا نہ ہوئی لیکن الٹی سیدھی لکیریں بناتا رہا۔ خیال تھا کہ حیات مستعار پہلے شائع ہو لیکن داعیہ پیدا ہوا کہ جو کچھ لکھ چکا اور شائع ہو چکا اس کو جمع کر دیا جائے میری عمر اس وقت تقریباً ۶۹ سال ہے۔ اخبار بینی اور مجلس آرائی کا شوق رہا اپنے جاری کردہ رسالہ الرشید اور دوسرے مختلف جرائد کے خصوصی نمبروں میں شخصیات کے متعلق اپنے تاثرات قلم بند کئے جمع وترتیب کا بھی شوق رہا۔ الرشید کے کئی ضخیم نمبر شائع کئے اور جو بھی کتاب کسی کی ترتیب دادہ شائع کی اس میں تقدیم ضرور لکھی ان کو بھی کمپوز کیا۔ لیکن صفحات خاصے زیادہ ہوگئے لہذا ان کو نکال دیا۔ الرشید کا ایک مستقل کالم وفیات ہوتا تھا جس میں اپنے اعزاء واقرباء کے متعلق کچھ اپنی یادداشتیں لکھتا رہا ان سے بھی بعض شامل اشاعت کر رہا ہوں۔

زیر نظر کتاب میں ص ۱۱ سے لے کر ص ۳۱۱ تک مختلف موضوعات پر متنوع قیمتی اور معلومات افزاء مضامین میں ص ۳۱۱ سے ص ۷۰۰ تک شخصیات وتاثرات کا عنوان چل رہا ہے اس میں تمام مضامین بہت ہی تاریخی اور ادبی شہپارے ہیں لیکن بطور خاص ان میں محدث عصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ مولانا سید عطاء المنعم بخاریؒ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت اور مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ پر لکھے گئے مضامین گویا جگر کی قاشیں اور دل کے ٹکڑے ہیں جو کہ مرتب نے بکھیرے ہیں۔ اللہ ان کو اس عظیم کاوش پر جزائے خیر دے۔

ص ۷۰۰ سے ص ۸۰ تک وفیات ہیں اس میں تقریباً ۸۰ شخصیات کے سانحہ ارتحال پر مختصر مگر جامع تاثرات ہیں جس کے پڑھنے سے قاری ایک کرب والم کی دنیا سے شناسا ہو جاتا ہے۔ الغرض زیر تبصرہ میں ہر قسم کے علمی ذوق رکھنے والے کیلئے مکمل مواد موجود ہے اور یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس کو ہر لائبریری کی زینت بنائی جائے۔ باطنی حسن کے ساتھ ساتھ اس کی ظاہری خوبصورتی بھی قابل دید ہے جس میں حافظ صاحب کا حسن ذوق جھلکتا ہے۔